

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

تameer-e-hayat

پیشہ روزہ



زمانہ کا شکر برائیت کی سیستم

بڑوں بڑوں کا عذریہ ہوتا ہے کہ وقت ساتھ نہیں دیتا اور سرو سامان و اساب کا فراہم نہیں، لیکن وقت کا عازم و فاتح اٹھتا ہے، اور کتنا ہے کہ اگر وقت ساتھ نہیں دیتا تو میں اس کو لوں گا، اگر سرو سامان نہیں تو اپنے ہاتھوں سے نیار کر لوں گا، اگر زمین موافق نہیں، تو آسمان کو اترنا چاہیے، اگر آدمی نہیں ملتے تو فرشتوں کو ساتھ دینا چاہیے، اگر انسانوں کی زبانیں گونگی ہو گئیں تو پھر وہ کوچینخا چاہیے، اگر ساتھ چلنے والے نہیں تو کیا مصائب ہے؟ درختوں کو دوڑنا چاہیے؟ اگر دشمن بے شمار ہیں تو پہاڑوں اور طوفانوں کو کیا ہو گیا کہ راہ صاف نہیں اور مشکلیں بہت ہیں تو پہاڑوں اور طوفانوں کو کیا ہو گیا کہ راہ صاف نہیں کرتے، وہ زمانہ کا مخلوق نہیں ہوتا کہ زمانہ اس سے اپنی چاکری کرائے وہ وقت کا خالق اور عہد کا پالنے والا ہوتا ہے، وہ زمانہ کے حکوم پر نہیں چلتا، بلکہ زمانہ آتا ہے تاکہ اس کی جنبشِ لب کا انتظار کرے، وہ دنیا پر اس لیے نظر نہیں ڈالنا کہ کیا کیا ہے، جس سے دامن بھرلوں؟ وہ یہ دیکھنے کے لیے آتا ہے کہ کیا کیا نہیں ہے، جس کو پورا کرو۔

مولانا ابوالکلام ازاد
(متذکرہ صفحہ ۲۴۰)

فی کاپی: ایک روپیہ

رسالانہ: بیس روپے

۱۰ اگست ۱۹۸۳ء

مشرق کے ابتدئن روز پر عطریات جو اپنی معینی خوبیوں کے لئے مشہور ہیں!

عطرِ جمُوعہ ۹۶ جنزو
ATTAR MAJMUA 96

عطرِ نسیم جنزو
ATTAR NASEEM

حَامِيٌّ أَبْكَمِيٌّ مِنْ قَوْفَقَسْتَ جَامِعٌ مَجْدٌ بَمْبَعِيٌّ

HAMI & CO. Perfumers
Juma Masjid, BOMBAY-2 (INDIA)

PREMIER ADVERTISERS

متوکل اعلیٰ نیشنل کی خاص پچان

- یہ پر سینوپکو ہجت لاہیں
- نمبر ۷۷/۱۸ U18 مفرود ہجیں
- کیپسول پر مارک ہجیں
- اگریں پر مارکہ لائن میرہ ہو اور اسی پر مارکہ ہو اور مارکہ ہو
- ہر گزہ خریدیں۔

لُورانی نیل

درد، زخم، چوت، کٹنے، جلنے کی مشہور دادا

اندر میکیل ہجیں، مسوائی ہجیں، یوپی

ندوۃ العلما کا تحریک
تعیریات

تعیریات اپ کی ادازے جو بندوستان کے کوئے کو زاد بیرون ہند پا کتا ہے جنوبی افریقا، انگلستان، روسیون، میٹیا، بیگلدریش، سعودی عرب، کویت، مقدور عرب امارات، عمان، ایران، مصر، شام، اردن، یونان، تاجیریا، الجبرا، الیبیا تک گنجائے اپ اس آواز کو زیادہ سے زیادہ دستور ملک ہینپایے۔

مَسْمَىٰ مِنْ فَالِصَّتَّةِ ۖ اُوْرَ

بِسْهَانِ اُوْرَ حَلْوَیَاتِ
عَذْنَاقٍ وَلَذْنَدٍ
سَلْمَانِ اَفْلَاطُونَ
وَسَعْلَادٍ، خَمْرَنِ پَيْشَتٍ ۖ

دُرَانِ قَرْوَتٍ بَرْنَیٰ

لَكَنْ كِیکٌ + قَلَافِنَدٌ + نَلَانِي + بَرْنَیٰ + كَوْكَوْلَانِي بَرْنَیٰ
هَرَقِنَمٌ كَمَ تَازَهُ وَغَثَهُ
بَنْكُٹٌ
نَانِ خَطَاطِیَانٌ
خَرِیدَنَهُ كَامَاتِبلَهُ اَعْقَادَ سَرْکَزٌ

سَلْمَانِ عَشَمَانِ مَسْهَانِ وَالِ

بَیْشَارَه سَجَدَه کے نیچے، مَبَشَّیٰ ۳۲۰۰۵۰
بِلَکَفٌ۔ ۳۴۔ سَعْدَ مَلِ رَوْدَ بَسْتَهُ۔

جہاں اُرْنَوْبِیٰ نَانٌ
لَقَنْتَهُ تَامَهُ اَعْصَمَانِ خَلَقَهُ وَلَدَهُ
عَلَیْهِ حَمَدَهُ

دَمَانِ عَنِینَ
نَزَلَهُ دَلَلَهُ مَرَکَهُ جَوَدَهُ
كَهَانَهُ نَعَامَ بَرَلَهُ
حَنَونَ حَفَقَهُ
بَصَمَ مَلَشَهُ اَدَدَهُ
دَوَلَهُ كَلَهُ

A large, stylized Arabic calligraphic banner. The text is written in a flowing, artistic script. It consists of several large, bold letters in gold, with some red highlights on the 'ل', 'ل', 'م', and 'ن'. Above the first 'ل', there is a small rectangular box containing more calligraphy. Below the banner, there is a dark, semi-transparent rectangular area.

شیوه تحریر و ترقی دارالعلوم ندوة العلماء لکھنو

جلد نمبر ۲۰ مارگت ۱۹۸۳ء شوال المکرم ۱۴۰۲ھ شمارہ نمبر ۱۹

الرواية
العلمية

مدارس عربیہ

دوسرے اساتذہ اور نیمسا فنصر انتظامیہ کے افراد میں طلبہ اور اساتذہ اور انتظامیہ کا باہمی اتحاد و تعاون ہی کسی درس کی کامیابی کی ضمانت ہے لیکن یہ کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کم ہو گئی طلبہ و اساتذہ انتظامیہ کے شاکی اور انتظامیہ طلبہ و اساتذہ سے غیر مطین اور طلبہ اور اساتذہ بھی ایک دوسرے کے شاکی اس صورت حال کے پیغمبر میں آئے دن کسی نہ کسی درس میں طلبہ کے ہٹکے

مدارسِ عربیہ میں نے سال تعلیمی کا آغاز ہو چکا ہے اور مختلطین و ذمہ دارانِ مدرسے نے داخلوں اور طلبہ کے لئے افغانی ہو گئی فکر و تصور میں مشغول ہیں۔ مدارسِ عربیہ کی بہت و مزاج آج سے چالیس پچاس سال پہلے کی صورتِ حال سے بالکل مختلف ہو چکی ہے۔ اس کا سبب کچھ زمانہ کی تبدیلی اور تغیرت کے اثرات میں اور کچھ بہت تکلف بہت سی چیزوں کو قبول کر لئے کے نتیجے میں یہ صورت پیش آئی ہے ابتدہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ تمام مدارس چھوٹے ہوں یا بڑے، پرانے یا نئے، محظوظ ہوں یا جھوپڑیوں میں سب کا نیادی طور پر مقصد ایک اور صرف ایک ہے اور وہ دین اور دینی علوم کی تشریف و احترام اور اس کا پہلا ذمہ ہے۔ کامیاب وہی مدرسہ کہا جائے گا جو اس مقصد میں کامیاب ہو خواہ اس کے وسائلِ تعلیم و تدریس افسوس ہے کہ اس جذبہ سے جب ہم جائز ہونے میں کوئی جوڑ ہنس رہتی ہے۔ شرپسند طلبہ یا جن کو مدرسہ کے ماحول نے کوئی بات صرف افسوسناک ہی ثابت نہیں ہوئی بلکہ نایوس کرنے ہے بڑی تیزی سے مدارسِ عربیہ کا دینی و علمی حیمار گر رہا ہے اور ہمارے عزیز طلبہ کا وقت اور مشغولیت ایسی چیزوں میں ہے جن کا علم و تعلیم سے کوئی جوڑ ہنس چہ جائیکے علوم دینیہ سے، وہ وقت جو عزیز طلبہ کو تعلیم میں صرف کرنا چاہیے تھا اور اپنے اساتذہ کی محبتوں میں پیٹھ کر علمی استفادہ میں لگانا چاہیے تھا وہ وقت ہے میر و تفریخ کے سلسلہ کی نئی ایجادات سے سطف انداز ہونے میں صرف ہو رہا ہے اور آثار یہ ہیں کہ یہ سلسلہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور گھر گھر یہ چیزوں پھیل رہی ہیں۔ مدارسِ عربیہ کے ذمہ داروں کو یہ سوچنا ہو گا کہ اس صورتِ حال کا کی علاج کیا جائے اور اس پہلتی ہوئی رہا پڑیکے قابو پایا جائے کہ وہ طلبہ کے علمی اور تعلیمی مشاغل میں عائل و مانع نہ ہو۔ ایک خاص اور اہم بات یہ ہے کہ ادھر وہ تین سال مدارسِ عربیہ میں انتشار اور بے چینی کی سلسلہ اطلاعات آچکا ہے۔ اب ہمیں بہت سی نزاکتوں کو فہمنیں ہیں رکھ کر لگتی ہیں۔ مدارسِ عربیہ میں تین حصے ہوتے ہیں ایک طلبہ

(اے دامہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا خادم، خدمہ اصلہ کا ترجمان، آپ کی خدمت میں پشتیبان ہے تو اس کا سالانہ چندہ مبلغ جیسی رپے ارسال فرمائیے۔ اگر انگلی شمارہ کی رو انگر سے پہلے آپ کا چندہ پانٹھ موصول نہ ہوا تو یہ سمجھ کر آپ کو دی پریس کے مطالب میں ویا۔ پیے روانہ ہو گا۔ چندہ پانٹھ بھیتے وقت اپنا بزرگر چاری کھنڈ نہ بھویں۔

سوال : مادہ رہنمیان کے آخری پورے
جگہ مسجد میں احکام کرنے کی بحث
نہیں تھی صرف ۳۔ ۵ دن مسجد میں بیٹھ
رہنے کا سمول ہے۔ لیکن کیا عرض کر دیں
کہ احکام پر بجاۓ فرشت دا طینان کے
دل کی ملامت ہی ساتھ رہتی ہے اور اسکے

لے بب بہت سے ہیں۔ اول تو ایک یہ
کہ اپنے کو پاک و صاف اور ہر دعوت
باوضور کھینچ کے جو آدابِ مسجد ہیں وہ
بن نہیں پڑتا۔ برابر ان کے خلاف ہوتا
رہتا ہے پہاں تک کہ ایک آدھ بار سو نیز
میں ناپاک ہونے کی بھی نوبت آگئی۔
دوسرے یہ کہ جسمِ مسجد میں ہوتا ہے لیکن
دل گھر میں اور روزمرہ کے معمولات میں

اٹکا رہتا ہے۔“
جواب:
۱۔ اس میں امنکان کرنے والے کو
کیا دھل۔ یعنی اُس نے اپنے ارادہ سے

تو یہ کیا ہیں۔ اس سے ذرہ برابر اونٹ
کے گال میں خلل نہیں آتا۔

ربا جسم مسجد میں اور دل گھر میں
ہونا۔ سو دل گھر میں رہنے کا تو کچھ ڈر
نہیں البتہ رکھنا نہ چاہیے یعنی اپنے ارادے

سے۔ وہ بھی جب کہ بلا حضورت ہو اور
حضرت ہو تو نظم اوقات رکھنے کا حکم
ہے یعنی انتظام حقوق واجہہ یا استحبک
لئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تو
مراجع میں کہ اعلیٰ مقام ہے ترب کا۔ اپنے
دل امت میں رکھا تھا اور اس کے معاملے

کا اہتمام فرمایا تھا۔"

سوال: "محض نلاوت قرآن مجید میں جی
نہ کر سکتا ہے"

”اس سے ثواب واجرہ نہیں

ہنس ہوتا۔ اور تھوڑا سو رواں دا جرہتے
بلکہ جی نہ لگنا مجاہدہ ہے جس سے رواں دا
رواج ہے۔

سچر بر جا نہیں ہے۔

”میری بیوی آجھل میکد ابی ماں۔
بہاں گئی ہوئی ہیں اور مجھے ان کی جدا
ستارہی ہے، میں ان کے لئے بیقر
رہتا ہوں۔“ گویرنی ملر کافی سی۔ مم سے
ہے۔ میں کا زیادتی سے اس کیفیت
کی نہیں۔ اتنا فہری ہے۔ ہدہ ہے ہے
اربع صد و سی سال

افادت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرید خاص . . . لکھنؤی کے فلم سے

حضرت مولانا تھانویؒ کے ایک تبع
خاص مولانا عبد الماجد دریابادی مرحوم
اپنے شکر و غبات کے تعلق و تباہی
اپنے سوالات حضرت تھانویؒ کی خدمت
میں خبر فرمایا کرتے تھے اور حضرت
تھانویؒ ان سوالات کے جوابات موصوف
کو خبر فرمایا کرتے تھے جو حضرت دریابادی
مرحوم کے کچھ سوالات اور حضرت تھانویؒ[ؒ]
کے جوابات بمنظرا فارادہ جیسی کہ جانے
لیں :-
مولانا عبد الماجد دریابادی کی اولاد
مولانا احمد رضا کیان تھیں اور وہ بھی کئے
کی تعلقات سے ابھی قلب کو اطمینان نہیں
سائیں خلاً جات خضر وغیرہ نے تسلی جن
مولانا دریابادی نے لکھا کہ سبھر
تو بالکل غبار ہٹ جائے گا۔

بعد دیگرے سب ان کے سامنے دنیاے
رخصت ہو گیں۔ صرف در لاکیاں زندہ
رہیں۔ آخر اسٹرنے اپنیں ایک رہا کا عطا
کیا جو ماں باب کی آنکھوں کا تارا تھا۔
نشست ایزدی فرود وہ بھی طور پر سی یعنی

ان کے سامنے چل بسا۔ مولانا عبد الماجد
تو اس صدر جاتکاہ کو بروائش کر لے
گئے، لیکن ان کی یہودی دفتر غم سے جیتا ب
ہو گئیں، اس درجہ کو نمبر کا، امن باخت
چھوٹنے لگا اور موسوٰ ف کا استر کی مشیت
کیا کیا مشایعہ دے رہا نہ گکہ مولانا

دریا بادی نے اپنی امیر کی طرف سے مولانا تھانویؒ کو ایک خط لکھ کر۔
”اس صدر سے میں بلبا احتیٰ ہوں۔
اتشہد پر صدمہ برداشت کس طرح ہوگا۔
جاتا ہے کہ شریعت میں مرا خڑہ یعنی باز پرس
اور اس دعویٰ کو کھوں سر کیوں بیان کیا
پہنچ جائیں گو بلذہ درجے ہم کو فضیل ہوں
لئے بھی کافی ہے کہ سزا اور عتاب سے
”حدیث میں ہے لائفیریٹ
النور۔ پسند میں کی مذکرو۔ شیخ سعد
ارشاد ہے:
ولیکن می میغزاۓ بر معلفے' درس
کے ملکے میں ایسا نہ کر کشش، کوئی

اور جیسی بھی جست ای لاکی صاحبوں پر غائب
نہ آجائے۔ مایس اولاد کے حق یہی بنیاد
اور بیفراز سب یہی رہتی ہیں۔ بعضوں کے
یہاں یہ تعلق اور بھی قوی نر اور شدید نر
ہوتا ہے۔ یہاں بھی یہی کیفیت ہے اور
خالہ تینوں اگر زندگی کے املاک سے
اس کے خصوصیات سے آزاد، تو شدید ستر
نہیں البتہ طبیعت کو تکلیف اور نفس کو درکھ
انھیں پڑھو رے جو اپنے اس بارے ہوں۔

تھنچ کی یہ شدت گناہ یا گناہ کا پیش نصہ
ایس تکلیف کی ذمہ داری نہیں فرمائی لیکن
کس قدر رحمت ہے کہ با وجود ذمہ داری
نہیں لگتا۔ یہ دل کے اندر کا چھپا ہوا چوتہ
بن جائے۔ دعا اور تہ پر دنوں کی

درخواست ہے: مورخہ تھانوئی نے اس خدا کا جواب
کہ کرنے کے پھر بھی احسان کے طور پر اس کی
تمہیرا درجہ کہ حق تعالیٰ سے تعلق منبہ و طریقہ کیا
یہ دیا کہ، آپ کی ابیہ کا اولاد سے تعلیٰ
ہو جائیں گے اور تکلیف ہونے کا احکام بھی
نہیں رہے گا۔ یعنی دُکھ دینے والی تکلیف
نہ رہے گی لیکن وہ درجہ میں رہے جو صرف
اور بیرون سے ان کو حوصلہ کا مل ہونے

بتلیع دین — ایک فرضیہ

از مولانا عبد الرحمن عن زیر الماء آبادی

۱۰۔ اگست ۲۰۲۱

نذیل تحقیق و تصدیق اور تضمیک کی جائے ہے۔ اگر ہم بھی تسلیم کریں تو پھر اخراجی دہی جو کما جو تم دیکھ رہے ہیں جو اتنا جان درجہ کی توہین ہے۔ اور جلدی بروائے سے بھی باہر ہے۔ اس مسلمانی عرض

پیش کر کے ہیں ملک ہماری میں گئے اس نے پہلا حزن ہوتے والوں کے اجر و خوبیں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور اسی طرح جو مگر بھی کوئی دعوت دے گا، اس کی تناہی کا

ٹھلاجتنا اس کی بات مانتے دارے کر لے گا،

اور ان کے تھاہ میں ذہ برا بر جمکی نہیں

والہین۔ لگا آپ یہ فرمائیں ملک کا اس

میں اسلام نے اس میں کوئی نہیں

اجرا کیا۔ قرآن مجید ہے۔

۱۱۔ لفظ است من تبلیغ فی

شیعۃ الاولین و ما یا تھم ملت

رسول الاصفہانی میں تھنڈھ موت

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(رحمہ)

ذات انجیل علیہم السلام کے سامنے تھے

یا آپ، افسوس ہون، یواد کیا گی۔

اور غیری آخر ازان کے سامنے تھے

ملک ہوا۔ آپ کو سارے کبھی، آپ کے

پر کوڑا کر کر ٹھیک ہے۔ آپ کے

گٹھے کو تحریکی حکیمیہ (غیرہ)

دشمن کے دیوار اور معاشر میں آپ خود تھے

اور بے یار و مدار کے۔ نہ دنیاوی طاقت

نہ کوئی ہمچال، دو ماں دو دوست سے پڑے

ایک ملک و نادار اور قوم کی حالت میں کی

حکایت

اس حیث سے ملک ہوا اور عورت اپس میں

دیکھ کر خوش اپنے بڑوی کے سامنے آئی

وہ کوئی نظر اور تصور اصلی اس طرف

پیش کیا کہ۔

۱۲۔ تعالیٰ الٰی کلہ صراحتینا

و بیکنکم الا فبند الا اللہ و رل

خشوک بہ شیعۃ ولائیت بعضنا

بعضنا ارباب ایامت دوت اللہ و اخ

دال عمران

۱۳۔ اے ایسا اس ذات کی تحریک کے

بیان کرنے والا دوون کی شان لوگوں

کی سی بے جھوٹ نے قرآن اذانی کی زیستے

تبارے سامنے ایک بات منتظر ہے

کہ سبوداں بالطل کو چھوڑ کر ہفت یک

اشتر کر کی عبارت کریں اور اپنے آپ

و اجاداں کی پیریوں سے گز کریں اور

اخیار کے تمام نہ ہوئیں کو توڑ کریں کہیں

نظام عمل قائم کریں اور اس کو سبوداں

بیوں کر کے دوسرا طرف اتفاق ہجھے

کریں۔

فرمایا ہے،

اعصاماً اذنل ایسکم م

بیکمہ لائیتھوا میت دنہے اولیا

(اعصاماً)

۱۴۔ ایک کو جو جنت اسے ملے

کریں کہ فوت سے آتا ہے، اور خدا کو

چھوڑ کر دوسروں کی ایماں کر کرنا۔

المفتر اپ کی اشتعلیہ دھکہ کا

نذیل تحقیق و تصدیق اور تضمیک کی جائے ہے۔ اگر ہم بھی تسلیم کریں تو پھر اخراجی دہی جو کما جو تم دیکھ رہے ہیں جو اتنا جان درجہ کی توہین ہے۔ اور جلدی بروائے سے بھی باہر ہے۔ اس مسلمانی عرض

پیش کر کے ہیں ملک ہماری میں گئے اس نے پہلا حزن ہوتے والوں کے اجر و خوبیں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور اسی طرح جو

دو ہو کر ہے کیونکہ اس فرضیہ کی اولاد کا صدر

کوئی کمی کی وجہ سے ایسا ہے کہ اس کی

ٹھلاجنا اس کی بات مانتے دارے کر لے گا،

اور ان کے تھاہ میں ذہ برا بر جمکی نہیں

والہین۔ لگا آپ یہ فرمائیں ملک کا اس

میں اسلام نے اس میں کوئی نہیں

اجرا کیا۔ قرآن مجید ہے۔

۱۵۔ لفظ است من تبلیغ فی

شیعۃ الاولین و ما یا تھم ملت

رسول الاصفہانی میں تھنڈھ موت

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(رحمہ)

ذات انجیل علیہم السلام کے سامنے تھے

یا آپ، افسوس ہون، یواد کیا گی۔

اور غیری آخر ازان کے سامنے تھے

ملک ہوا۔ آپ کو سارے کبھی، آپ کے

پر کوڑا کر کر ٹھیک ہے۔ آپ کے

گٹھے کو تحریکی حکیمیہ (غیرہ)

دشمن کے دیوار اور معاشر میں آپ خود تھے

اور بے یار و مدار کے۔ نہ دنیاوی طاقت

نہ کوئی ہمچال، دو ماں دو دوست سے پڑے

ایک ملک و نادار اور قوم کی حالت میں کی

حکایت

اس حیث سے ملک ہوا اور عورت اپس میں

دیکھ کر خوش اپنے بڑوی کے سامنے آئی

وہ کوئی نظر اور تصور اصلی اس طرف

پیش کیا کہ۔

۱۶۔ اے ایسا اس ذات کی تحریک کے

بیان کرنے والا دوون کی شان لوگوں

کی سی بے جھوٹ نے قرآن اذانی کی زیستے

تبارے سامنے ایک بات منتظر ہے

کہ سبوداں بالطل کو چھوڑ کر ہفت یک

اشتر کر کی عبارت کریں اور اپنے آپ

و اجاداں کی پیریوں سے گز کریں اور

اخیار کے تمام نہ ہوئیں کو توڑ کریں کہیں

نظام عمل قائم کریں اور اس کو سبوداں

بیوں کر کے دوسرا طرف اتفاق ہجھے

کریں۔

فرمایا ہے،

اعصاماً اذنل ایسکم

بیکمہ لائیتھوا میت دنہے اولیا

(اعصاماً)

۱۷۔ ایک کو جو جنت اسے ملے

کریں کہ فوت سے آتا ہے، اور خدا کو

چھوڑ کر دوسروں کی ایماں کر کرنا۔

المفتر اپ کی اشتعلیہ دھکہ کا

نذیل تحقیق و تصدیق اور تضمیک کی جائے ہے۔ اگر ہم بھی تسلیم کریں تو پھر اخراجی دہی جو کما جو تم دیکھ رہے ہیں جو اتنا جان درجہ کی توہین ہے۔ اور جلدی بروائے سے بھی باہر ہے۔ اس مسلمانی عرض

پیش کر کے ہیں ملک ہماری میں گئے اس نے پہلا حزن ہوتے والوں کے اجر و خوبیں کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور اسی طرح جو

دو ہو کر ہے کیونکہ اس فرضیہ کی اولاد کا صدر

کوئی کمی کی وجہ سے ایسا ہے کہ اس کی

ٹھلاجنا اس کی بات مانتے دارے کر لے گا،

اور ان کے تھاہ میں ذہ برا بر جمکی نہیں

والہین۔ لگا آپ یہ فرمائیں ملک کا اس

میں اسلام نے اس میں کوئی نہیں

اجرا کیا۔ قرآن مجید ہے۔

۱۸۔ اے ایسا اس ذات کی تحریک کے

بیان کرنے والا دوون کی شان لوگوں

کی سی بے جھوٹ نے قرآن اذانی کی زیستے

تبارے سامنے ایک بات منتظر ہے

کہ سبوداں بالطل کو چھوڑ کر ہفت یک

اشتر کر کی عبارت کریں اور اپنے آپ

و اجاداں کی پیریوں سے گز کریں اور

اخیار کے تمام نہ ہوئیں کو توڑ کریں کہیں

نظام عمل قائم کریں اور اس کو سبوداں

بیوں کر کے دوسرا طرف اتفاق ہجھے

کریں۔

فرمایا ہے،

اعصاماً اذنل ایسکم

بیکمہ لائیتھوا میت دنہے اولیا

(اعصاماً)

۱۹۔ ایک کو جو جنت اسے ملے

کریں کہ فوت سے آتا ہے، اور خدا کو

چھوڑ کر دوسروں کی ایماں کر کرنا۔

المفتر اپ کی اشتعلیہ دھکہ کا

نذیل تحقیق و تصدیق اور تضمیک کی جائے ہے۔ اگر ہم بھی تسلیم کریں تو پھر اخراجی دہی جو کما جو تم دیکھ رہے ہیں جو اتنا جان درجہ کی توہین ہے۔ اور جلدی بروائے سے بھی باہر ہے۔ اس مسلمانی عرض

پیش کر کے ہیں ملک ہماری میں گئے اس نے پہلا حزن ہوتے والوں کے اجر و خوبیں کوئی

نعت شریف

یہ کس کا اسم گرامی مرے خیال میں ہے
کہ جس سے عالم دل کیفت لازوال میں ہے
ذ سیم وزر میں ہے مضر ز جاہ ومال میں ہے
جو کیف و لطف مدینے کے ماہ ذوال میں ہے
مُحَمَّدٌ عَرَبِيٌّ كَيْمٌ يَا رَسُولُ كَرِيمٍ!
وجود کون و مکان جن کے اشتال میں ہے
وہ جس کے پھرہ اور کا عکس ہے فرائ
خدا کا نور اسی پیکر جمال میں ہے
الگ الگ جو ہوا حقاً عطا رسولوں کو
وہ ہر کمال اسی مرد بالکال میں ہے
شنبی روئے بني کیپنا ہے نامکن
وہ میرے خواب میں ہے یامرے خیال میں ہے
مدینہ ہاں وہی فردوس و جنت ارضی
مزہ تو صرف دہیں جا کے انتقال میں ہے
ہمارا جسم یقیناً ہے ہند میں نیکن!
وہ خاک پاک مدینہ چلے تھے جس پہ بني
شفاء دل تو اسی خاک پانال میں ہے
عطاؤ ہو مجھ کو بھی دو گز زمیں مدینے کی
دعا یہ بارگ رب ذو الجلال میں ہے
وہ بات مل ہی نہیں سکتی دوسروں میں کبھی
جو بات ذات بني اور ان کی آں میں ہے
کبھی کے لامچے ایمان اہل دل میں کیشی
فلاہادان غریب ایک ان باقون کو
دنترک رکھے ہوئے تبلیغ کریں ایضاً اثر
مسائون کی پریشانی اور بیت کا نشان
مک بھی باقی نہ رہے گا، اسی میں کامیاب
کاران مصیر ہے۔
۳۔ داعی الی الحق کے تول دشمن
میں تھا در ہوئے کرکے زمان تھا وغایب
لهم تقدیمت مالان تقدیمات
کبر مقنعت اند الله ان تقدیم اور
ما لا تقدیمات
ایسا بات کہنے سے گزندگی دیں جس

برا اک اجواب طلب امود کے لیے جوابی خط ارسال کر دیں

پر تم خود عمل پیرا نہ ہو، امشت تعالیٰ اس
بات سے محنت پڑا رہتا ہے۔
انبار تو بالکل ہی پیچا نہ تھے، اپنے بھا
ضیافت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ
سکانے ہو گئے، حضور علیہ السلام کی تعلیم
بیان ہے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا
اہواز حصہ۔
جو سلوک کی گیا وہ کسی سے پوچھ دہیں
اپنے بھائیوں کے کارہ کے قریب اس کے
فریضہ اپنے سے دریافت کے تو اس کے
لئے از بنا ہیں۔ یوں نکل جو عوائیت
میں سفردار ہے وہ اسرہ احمد کا بھی پائیں
ہے۔ جب وہ بھی کب مصلی اندھر علیہ وسلم
کے ساقی محبت رکھتا ہے تو اسے چالیسے
کر جسے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس
فریضہ کو سرا جام دیا، وہ بھا بینہ عمل
کے دن ایک شخص جنم میں پیٹھا جائے گا،
اس کے پیٹ کی انزویں باہر نکل آئیں گی،
اور وہ ان کے اور گرد گھوے گا کوچھ
چکنے کے لئے گدھوتا ہے۔ یہ متذہب یک رہنی
فریضہ تاکہ نہ اسی پر فرقہ نہیں
آئیں مختصر اخذ باتیں ذہن نہیں
فریضہ تاکہ نہ اسی پر فرقہ نہیں۔

فریضہ اپنے سے بھائیوں کے لئے خانہ
کے لئے ایک مسلم طالب علم جو پھل
سوال اب بھائی خدا، شاید وہ اپنا
کوئی سچی پیلی، اچھی، ذہنی کرہا تھا اپنی
خانہ، یعنی میریا تو جو میٹھا کی ایک طالب
علم را کی طرف بیڈول ہر چیز تھی جو سوال
کے لئے وقت یا، اس کا سوال اسلامی
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ایک ہم وطن ملنے میں عورت کے مقام سے سخن
اٹھائے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

سر زہین امر مکیہ میں اسلام کے علمبردار

از شاہ عبدال الوحن، انگلش ڈپارٹمنٹ امر القیام یہ نیو ریسٹ، مکہ مکرمہ

الہمار کریمی تھی، وہ امریکی لاکی مولک
ایک نگر اس کا ہون دیکھ رہی تھی، اس
کی آنکھوں میں تھب، سرت بھیت اور
جوش کے طبق جذبات موجوں تھے
اور قہزاد بان حال سے کہ رہی تھی۔

"یہ نے امریکی جس آنکھیں کو بیٹھے
اور اس کا اس آنے والے احوال میں بھروسے

بانی ہے تو عورت کو مرد کا طرح سادا باد
مقام دینے کا دعویٰ کر رہے، مگر جس نے
آجکل خاری طرح اپنے عورت جوست
میں فخر محسوس نہیں کیا، بلکہ ہے تو غرب
جس نے خاری آنکھوں کو بین کا یہ نہ شد
کیا، اور غربے بھی اپنے اس بیٹھ کر کہ

ایک مسلم وڑ کی ہوں۔"
ان پھٹے ہوئے ستاروں سکریوں
ایک سات آپ سارے ملکیوں تو پاں جو ہے
جو ڈی کیب ٹول اسکوں کا طالب علم
راہ کی طرف بیڈول ہر چیز تھی جو سوال
اور اپنے والد اور بھائی کے ساتھیوں
پاؤں آیا کرتا تھا، وہ ناکاپاں تھا،
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

عورت سے اجازت دی۔ جسے حال ہمیں اسے
کرنے کی اجازت دیا۔ جسے حال ہمیں اسے
ہاٹھے ہوئے تھی اور بہت بھی صیغہ
اوہ اسکوں ہیں بھی ناز پڑھنے کا تباہ
کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اسکوں کے
دھمکیوں میں دھکہ دے رہا تھا اسی میں
عورت سے اجازت دی۔ وہ اپنی جگہ
کھوفی ہوئی، ایک نگاہ سوال پوچھنے والے
پر اولاد اور بھروسے ایک سوچے دیتے
ہے۔ میں اپنے گھر کے لئے ذہن دار ہوں،
پہلو بول رہی تھی، میر کا جوبل ختم ہوتے
ہیکیاں مودودی طرز سہہ ملکعہ (Maktab)

